اشاعت خاص

DAILY INTISAB INTERNATIONAL ISLAMABAD
روزنامہ انتساب انٹرنیشنل اسلام آباد

خبیب فاؤنڈیشن

عالم اسلام کا قابل فخر فلاحی ادارہ

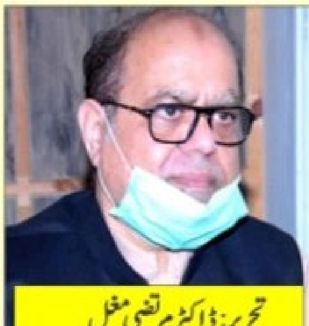

تحریر: ڈاکٹر مرتضیٰ مغل
صدر، ورلڈ کالمسٹ کلب سندھ
گروپ کنٹری منیجر، یونائیٹڈ انٹرنیشنل گروپ
کنوینر، ایف پی سی سی آئی سنٹرل سٹینڈنگ کمیٹی برائے انشورنس

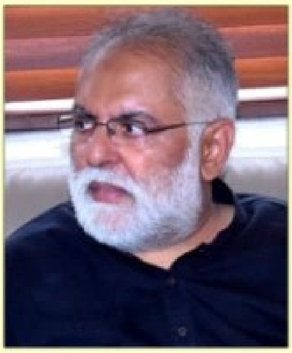

پوری دنیا میں جنگوں اور تباہیوں کے نتیجے میں ہر وقت ہجرت اور نقل مکانی کا تکلیف دہ عمل جاری رہتا ہے۔ انسانی زندگی کی دشواریاں بڑھتی رہتی ہیں۔ ہر سال لاکھوں لوگ مہاجر بنتے ہیں، بے گھر ہوتے ہیں۔ یتیم اور بے سہارا بچوں کی تعداد میں اضافہ ہوجاتا ہے۔ بیواؤں اور قیدیوں کیلئے زندگی ایک سزا بن جاتی ہے۔ بے بسی کی اس زندگی میں کوئی غم بانٹنے والا ہو، کوئی پیاسے کو پانی پلائے، کوئی بھوکے کو کھانا، کوئی بے گھر کو چھت دے۔ مریض کیلئے دوا پہنچائے اور یتیم کے سر پر ہاتھ رکھے۔ مصیبت کا شکار انسان خوشحال انسانوں سے مدد کی امید لگائے رہتے ہیں۔ اس کار خیر کے لیے پوری دنیا میں ادارے موجود ہیں۔ خیرات کرنے والوں کی کمی نہیں اور اس خیرات کو مناسب اور احسن انداز میں ضرورت مندوں تک پہنچانے والی خدمت گار تنظیمیں بھی بڑی تندہی سے یہ کام سرانجام دے رہی ہیں۔ ایک ایسا ہی نامور ادارہ خبیب فاؤنڈیشن بھی ہے۔

اکرام بخاری دوست ہیں اور ملک کے نامور صحافیوں میں ان کا شمار ہوتا ہے۔ وہ میڈیا ہاؤسز اور اخبارات میں کام کرنے والے بے آواز کارکنوں کی آواز بنے ہیں، بہت اچھے لکھاری اور شعلہ بیاں مقرر ہیں۔ چونکہ وہ صحافی کارکنوں کی حسرت ناک زندگی کو قریب سے دیکھتے ہیں اس لیے وہ معاشرے کے پسے ہوئے طبقے کی ضرورتوں کو بھی جانتے ہیں۔ اپنے اندر پائے جانے والے خدمت خلق کے طبعی میلان کے سبب وہ خبیب فاؤنڈیشن سے منسلک ہوگئے ہیں۔ گزشتہ دنوں بخاری صاحب نے مجھے بھی یاد کیا اور کہا کہ سینئر کالم نگاروں کیلئے ظہرانہ پر ایک نشست رکھی ہے۔ بخاری صاحب طویل بیماری کے بعد روبہ صحت ہوئے تھے۔ انھیں بہتر حالت پر ملا تھا۔ ملاقات کا اشتیاق بھی تھا اور خبیب فاؤنڈیشن کے بارے میں بھی ایک تجسس بھی۔ فاؤنڈیشن کے چیئرمین جناب ندیم احمد خان نے استقبال کیا اور اپنے قریب ہی بٹھا لیا۔ کمال کے متحرک اور باحوصلہ انسان ہیں۔ فلاحی کام کرنا پاکستان میں بڑا مشکل ہو گیا ہے۔ میں ایک ٹرسٹ چلا کر بند کرچکا ہوں۔ سرکاری محکمے اسقدر زچ کرلیتے ہیں کہ انسانوں کی خدمت کی بجائے کہیں بھاگ جانے کو جی چاہتا ہے۔ لیکن خان صاحب گزشتہ بیس برس سے اس کار خیر میں جتے ہوئے ہیں۔ خبیب فاؤنڈیشن کی فلاحی اور رفاہی سرگرمیاں نہ صرف پاکستان میں ہر وقت جاری رہتی ہیں بلکہ بیرون ممالک بھی اس کی شاخیں پوری مستعدی کے ساتھ دکھی انسانیت کا دکھ بانٹنے میں مصروف ہیں۔ یہ خان صاحب کی انسانیت سے غیرمشروط محبت ہی تھی جس کے تحت خبیب فاؤنڈیشن نے سامان خورونوش سے بھرا ہوا بحری جہاز فلسطین پہنچانے کا عزم کیا۔ اور پھر اسرائیل نے جو کیا اور جس طرح جان جوکھوں میں ڈال کر خبیب کے کارکن اور صحافی فلسطینیوں تک پہنچے وہ انسانی تاریخ کی ایک عظیم داستان ہے۔ شام کے مہاجر ہوں یا کشمیر کے مظلوم مسلمان۔ یہ زلزلے کی تباہی ہو یا سیلاب کی صورتحال۔ غریب بچوں کی تعلیم کا معاملہ ہو یا یتیم بچوں کیلئے بورڈنگ ہاؤس کی تعمیر۔ آپ ہر محاذ پر فاؤنڈیشن کو صف اول میں پائیں گے۔ اس فاؤنڈیشن کا طرہ امتیاز یہ ہے کہ ان کی طرف سے دی جانے والی امداد عارضی نہیں بلکہ ضرورتوں کے عین مطابق ہوتی ہے۔ اگر مالی مدد ہے تو وہ بھی اس وقت تک جاری رہے گی جب تک کسی ضرورت مند کی مکمل طور پر بحالی نہیں ہوجاتی۔ آپ حیران ہوں گے کہ ندیم احمد خان نے زلزلہ میں جن بے سہارا بچوں کی ذمہ داری اٹھائی تھی انہیں راستے میں نہیں چھوڑا بلکہ آج وہ بچے یونیورسٹیوں تک پہنچ چکے ہیں۔ ہر سال عید قربان پر فاؤنڈیشن کے زیر انتظام پوری دنیا میں سینکڑوں جانور ذبح ہوتے ہیں اور فاؤنڈیشن کے کارکن یہ گوشت ضرورتمندوں اور قیدیوں میں بانٹتے ہیں۔ یہی نہیں بلکہ بعض لوگوں کو پکا کر کھانا کھلاتے ہیں۔ اسی طرح رمضان کے مقدس ماہ میں افطاری کا ایک خوبصورت سلسلہ چل پڑتا ہے اور خان صاحب خود بھی ایک کارکن کی طرح انتظامات میں لگ جاتے ہیں۔ خبیب فاؤنڈیشن کی سرگرمیاں دیکھ کر میں دعوے سے کہہ سکتا ہوں کہ یہ فاؤنڈیشن عالم اسلام کا مایہ ناز فلاحی ادارہ بن چکا ہے۔ جو مخیر لوگ اور ادارے اور تنظیمیں خبیب فاؤنڈیشن کے فلاحی منصوبوں کیلئے فنڈ فراہم کرتے ہیں وہ لائق تحسین ہیں وہ افضل ہیں اور ان کا ثواب رب کریم کے پاس محفوظ ہے۔

قرآن مجید میں اللہ پاک فرماتے ہیں کہ،

"جو اپنا مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں ان کا ثواب ان کے رب کے پاس ہے اور انہیں نہ کچھ اندیشہ ہوگا اور نہ غم"

حدیث مبارکہ ہے کہ دینے والا ہاتھ لینے والے ہاتھ سے افضل ہے۔ ایک اور حدیث میں ارشاد ہوتا ہے کہ صدقہ دینے سے مال کم نہیں ہوتا

کرومہربانی تم اہل زمیں پر
خدا مہرباں ہوگا عرش بریں پر

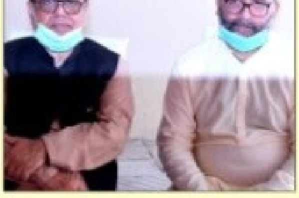

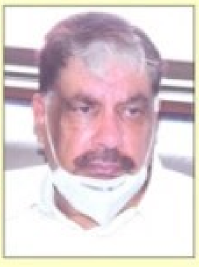

مسلسل اشاعت کے 80 سال
nawaiwaqt.com.pk
editor@nawaiwaqt.com.pk
@nawaiwaqt_ fb.com/nawaiwaqt

DAILY
NAWA-I-WAQT
LAHORE

روزنامہ
نوائے وقت
بانی حمید نظامی مرحوم
مولد مجید نظامی مرحوم
ایڈیٹر رمیزہ مجید نظامی
راولپنڈی اسلام آباد

لاہور، کراچی، راولپنڈی/اسلام آباد، ملتان اور کوئٹہ سے بیک وقت شائع ہوتا ہے

جلد		صفحات	رجسٹرڈ نمبر پی پی ایل	شمارہ
66	19 ذوالحج 1441ھ، 10 اگست 2020ء، 26 ساون 2077 ب UAN111-222-007 قیمت 20 روپے	10	003	33

کرو مہربانی تم اہل زمیں پر

فکر فردا

ڈاکٹر مرتضیٰ مغل
drmurtazamughal@yahoo.com

پوری دنیا میں جنگوں اور تباہیوں کے نتیجے میں ہر وقت ہجرت اور نقل مکانی کا تکلیف دہ عمل جاری رہتا ہے۔ انسانی زندگی کی دشواریاں بڑھتی رہتی ہیں۔ ہر سال لاکھوں لوگ مہاجر بنتے ہیں، بے گھر ہوتے ہیں۔ یتیم اور بے سہارا بچوں کی تعداد میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ بیواؤں اور یتیموں کیلئے زندگی ایک سزا بن جاتی ہے۔ بے بسی کی اس زندگی میں کوئی غم بانٹنے والا ہو، کوئی پیاسے کو پانی پلائے، کوئی بھوکے کو کھانا، کوئی بے گھر کو چھت دے، مریض کیلئے دوا پہنچائے اور یتیم کے سر پر ہاتھ رکھے۔ مصیبت کا شکار انسان خوشحال انسانوں سے مدد کی امید لگائے رہتے ہیں۔ اس کار خیر کے لیے پوری دنیا میں ادارے موجود ہیں۔ خیرات کرنے والوں کی کمی نہیں اور اس خیرات کو مناسب اور احسن انداز میں ضرورت مندوں تک پہنچانے والی خدمت گار تنظیمیں بھی بڑی تندہی سے یہ کام سرانجام دے رہی ہیں۔ ایک ایسا ہی نامور ادارہ خبیب فاؤنڈیشن بھی ہے۔ اکرام بخاری ہمارے دوست ہیں۔ چونکہ وہ صحافی کارکنوں کی حسرت ناک زندگی کو قریب سے دیکھتے ہیں اس لیے وہ معاشرے کے پسے ہوئے طبقے کی ضرورتوں کو بھی جانتے ہیں۔ اپنے اندر پائے جانے والے خدمت خلق کے فطری میلان کے سبب وہ خبیب فاؤنڈیشن سے منسلک ہو گئے ہیں۔ گزشتہ دنوں بخاری صاحب نے مجھے بھی یاد کیا اور کہا کہ بہتر کالم نگاروں کیلئے ظہرانہ پر ایک نشست رکھی ہے۔ بخاری صاحب طویل بیماری کے بعد رو بہ صحت ہوئے تھے، انہیں بستر علالت پر ملا تھا۔ ملاقات کا اشتیاق بھی تھا اور خبیب فاؤنڈیشن کے بارے میں بھی ایک تجسس بھی۔ فاؤنڈیشن کے چیئرمین جناب ندیم احمد خان نے استقبال کیا اور اپنے قریب ہی بٹھا لیا۔ کمال کے متحرک اور باحوصلہ انسان ہیں۔ فلاحی کام کرنا پاکستان میں بڑا مشکل ہو گیا ہے۔ میں ایک ٹرسٹ بنا کر بند کر چکا ہوں۔ سرکاری مکر و فریب اس قدر زچ کر دیتے ہیں کہ انسانوں کی خدمت کی بجائے کہیں بھاگ جانے کو جی چاہتا ہے۔ لیکن خان صاحب گزشتہ بیس برس سے اس کار خیر میں جتے ہوئے ہیں۔ خبیب فاؤنڈیشن کی فلاحی اور رفاہی سرگرمیاں نہ صرف پاکستان میں ہر وقت جاری رہتی ہیں بلکہ بیرون ممالک بھی اس کی شاخیں پوری مستعدی کے ساتھ دکھی انسانیت کا دکھ بانٹنے میں مصروف ہیں۔ یہ خان صاحب کی انسانیت سے غیر مشروط محبت ہی تھی جس کے تحت خبیب فاؤنڈیشن نے سامان خورد و نوش سے بھرا ہوا بحری جہاز فلسطین پہنچانے کا عزم کیا۔ اور پھر اسرائیل نے جو کیا اور جس طرح جان جوکھوں میں ڈال کر خبیب کے کارکن اور صحافی فلسطینیوں تک پہنچے وہ انسانی تاریخ کی ایک عظیم داستان ہے۔ شام کے مہاجر ہوں یا کشمیر کے مظلوم مسلمان۔ یہ زلزلے کی تباہی ہو یا سیلاب کی صورتحال۔ غریب بچوں کی تعلیم کا معاملہ ہو یا یتیم بچوں کیلئے بورڈنگ ہاؤس کی تعمیر۔ آپ ہر محاذ پر خبیب فاؤنڈیشن کو صف اول میں پائیں گے۔ اس فاؤنڈیشن کا طرۂ امتیاز یہ ہے کہ ان کی طرف سے دی جانے والی امداد عارضی نہیں بلکہ ضرورتوں کے عین مطابق ہوتی ہے۔ اگر مالی مدد ہے تو وہ بھی اس وقت تک جاری رہے گی جب تک کسی ضرورت مند کی مکمل طور پر بحالی نہیں ہو جاتی۔ آپ حیران ہوں گے کہ ندیم احمد خان نے زلزلے میں جن بے سہارا بچوں کی ذمہ داری اٹھائی تھی انہیں راستے میں نہیں چھوڑا بلکہ آج وہ بچے یونیورسٹیوں تک پہنچ چکے ہیں۔ ہر سال عید قربان پر فاؤنڈیشن کے زیر انتظام پوری دنیا میں سینکڑوں جانور ذبح ہوتے ہیں اور فاؤنڈیشن کے کارکن یہ گوشت ضرورت مندوں اور غریبوں میں بانٹتے ہیں۔ یہی نہیں بلکہ بعض لوگوں کو پکا کر کھانا کھلاتے ہیں۔ اسی طرح رمضان کے مقدس ماہ میں افطار کا ایک خوبصورت سلسلہ چل پڑتا ہے اور خان صاحب خود بھی ایک کارکن کی طرح انتظامات میں لگ جاتے ہیں۔ خبیب فاؤنڈیشن کی سرگرمیاں دیکھ کر میں دعوے سے کہہ سکتا ہوں کہ یہ فاؤنڈیشن عالم اسلام کا مایہ ناز فلاحی ادارہ بن چکا ہے۔ جو مخیر لوگ اور ادارے اور تنظیمیں خبیب فاؤنڈیشن کے فلاحی منصوبوں کیلئے فنڈز فراہم کرتے ہیں وہ لائق تحسین ہیں وہ افضل ہیں اور ان کا ثواب رب کریم کے پاس محفوظ ہے۔

قرآن مجید میں اللہ پاک فرماتے ہیں کہ:

"جو اپنا مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں ان کا ثواب ان کے رب کے پاس ہے اور انہیں نہ کچھ اندیشہ ہوگا اور نہ غم"

حدیث مبارکہ ہے کہ دینے والا ہاتھ لینے والے ہاتھ سے افضل ہے۔ ایک اور حدیث میں ارشاد ہوتا ہے کہ صدقہ دینے سے مال کم نہیں ہوتا

کرو مہربانی تم اہل زمیں پر
خدا مہرباں ہوگا عرش بریں پر

روزنامہ
میٹروواچ
ایڈیٹر
زاہد فاروق ملک

روزنامہ میٹروواچ (4) جمعرات 06 اگست 2020

عالم اسلام کا قابل فخر فلاحی ادارہ

فکر فردا ڈاکٹر مرتضیٰ مغل

پوری دنیا میں جنگوں اور تباہیوں کے نتیجے میں ہر وقت ہجرت اور نقل مکانی کا تکلیف دہ عمل جاری رہتا ہے۔ انسانی زندگی کی دشواریاں بڑھتی رہتی ہیں۔ ہر سال لاکھوں لوگ مہاجر بنتے ہیں، بے گھر ہوتے ہیں۔ یتیم اور بے سہارا بچوں کی تعداد میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ بیواؤں اور یتیموں کیلئے زندگی ایک سزا بن جاتی ہے۔ بے بسی کی اس زندگی میں کوئی غم بانٹنے والا ہو، کوئی پیاسے کو پانی پلائے، کوئی بھوکے کو کھانا، کوئی بے گھر کو چھت دے۔ مریض کیلئے دوا پہنچائے اور یتیم کے سر پر ہاتھ رکھے۔ مصیبت کا شکار انسان خوشحال انسانوں سے مدد کی امید لگائے رہتے ہیں۔ اس کار خیر کے لیے پوری دنیا میں ادارے موجود ہیں۔ خیرات کرنے والوں کی کمی نہیں اور اس خیرات کو مناسب اور احسن انداز میں ضرورت مندوں تک پہنچانے والی خدمت گار تنظیمیں بھی بڑی تندہی سے یہ کام سرانجام دے رہی ہیں۔ ایک ایسا ہی نامور ادارہ طیب فاؤنڈیشن بھی ہے۔ اکرام بخاری دوست ہیں اور ملک کے نامور صحافیوں میں ان کا شمار ہوتا ہے۔ وہ میڈیا پاور سنز اور اخبارات میں کام کرنے والے بے آواز کارکنوں کی آواز ہے ہیں، بہت اچھے لکھاری اور شعلہ بیاں مقرر ہیں۔ چونکہ وہ صحافی کارکنوں کی حسرت ناک زندگی کو قریب سے دیکھتے ہیں اس لیے وہ معاشرے کے پسے ہوئے طبقے کی ضرورتوں کو بھی جانتے ہیں۔ اپنے اندر پائے جانے والے خدمت خلق کے طبعی میلان کے سبب وہ طیب فاؤنڈیشن سے منسلک ہو گئے ہیں۔ گزشتہ دنوں بخاری صاحب نے مجھے بھی یاد کیا اور کہا کہ سینئر کالم نگاروں کیلئے ظہرانہ پر ایک نشست رکھی ہے۔ بخاری صاحب طویل بیماری کے بعد روبہ صحت ہوئے تھے، انہیں بستر علالت پر ملا تھا۔ ملاقات کا اشتیاق بھی تھا اور طیب فاؤنڈیشن کے بارے میں بھی ایک تجسس بھی۔ فاؤنڈیشن کے چیئرمین جناب ندیم احمد خان نے استقبال کیا اور اپنے قریب ہی بٹھا لیا۔ کمال کے متحرک اور باحوصلہ انسان ہیں۔ فلاحی کام کرنا پاکستان میں بڑا مشکل ہو گیا ہے۔ میں ایک ٹرسٹ بنا کر بند کر چکا ہوں۔ سرکاری محکمے اتنا زچ کر دیتے ہیں کہ انسانوں کی خدمت کی بجائے کہیں بھاگ جانے کو جی چاہتا ہے۔ لیکن خان صاحب گزشتہ تین برس سے اس کار خیر میں جتے ہوئے ہیں۔ طیب فاؤنڈیشن کی فلاحی اور رفاہی سرگرمیاں نہ صرف پاکستان میں ہر وقت جاری رہتی ہیں بلکہ بیرون ممالک بھی اس کی شاخیں پوری مستعدی کے ساتھ دکھی انسانیت کا دکھ بانٹنے میں مصروف ہیں۔ یہ خان صاحب کی انسانیت سے غیر مشروط محبت ہی تھی جس کے تحت طیب فاؤنڈیشن نے سامان خوردونوش سے بھرا ہوا بحری جہاز فلسطین پہنچانے کا عزم کیا۔ اور پھر اسرائیل نے جو کیا اور جس طرح جان جوکھوں میں ڈال کر طیب کے کارکن اور صحافی فلسطینیوں تک پہنچے وہ انسانی تاریخ کی ایک عظیم داستان ہے۔ شام کے مہاجر ہوں یا کشمیر کے مظلوم مسلمان، یہ زلزلے کی تباہی ہو یا سیلاب کی صورتحال۔ غریب بچوں کی تعلیم کا معاملہ ہو یا یتیم بچوں کیلئے بورڈنگ ہاؤس کی تعمیر۔ آپ ہر محاذ پر فاؤنڈیشن کو صف اول میں پائیں گے۔ اس فاؤنڈیشن کا طرہ امتیاز یہ ہے کہ ان کی طرف سے دی جانے والی امداد عارضی نہیں بلکہ ضرورتوں کے عین مطابق ہوتی ہے۔ اگر مالی مدد ہے تو وہ بھی اس وقت تک جاری رہے گی جب تک کسی ضرورت مند کی مکمل طور پر بحالی نہیں ہو جاتی۔ آپ حیران ہونگے کہ ندیم احمد خان نے زلزلہ میں جن بے سہارا بچوں کی ذمہ داری اٹھائی تھی انہیں راستے میں نہیں چھوڑا بلکہ آج وہ بچے یونیورسٹیوں تک پہنچ چکے ہیں۔ ہر سال عید قربان پر فاؤنڈیشن کے زیر انتظام پوری دنیا میں سینکڑوں جانور ذبح ہوتے ہیں اور فاؤنڈیشن کے کارکن یہ گوشت ضرورتمندوں اور قیدیوں میں بانٹتے ہیں۔ یہی نہیں بلکہ بعض لوگوں کو پکا کر کھانا کھلاتے ہیں۔ اسی طرح رمضان کے مقدس ماہ میں افطار ڈنر کا ایک خوبصورت سلسلہ چل پڑتا ہے اور خان صاحب خود بھی ایک کارکن کی طرح انتظامات میں لگ جاتے ہیں۔ طیب فاؤنڈیشن کی سرگرمیاں دیکھ کر میں دعوے سے کہہ سکتا ہوں کہ یہ فاؤنڈیشن عالم اسلام کا مایہ ناز فلاحی ادارہ بن چکا ہے۔ جو مخیر لوگ اور ادارے اور تنظیمیں طیب فاؤنڈیشن کے فلاحی منصوبوں کیلئے فنڈ فراہم کرتے ہیں وہ لائق تحسین ہیں وہ افضل ہیں اور ان کا ثواب رب کریم کے پاس محفوظ ہے، قرآن مجید میں اللہ پاک فرماتے ہیں کہ "جو اپنا مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں ان کا ثواب ان کے رب کے پاس ہے اور انہیں نہ کوئی اندیشہ ہوگا اور نہ غم" حدیث مبارکہ ہے کہ دینے والا ہاتھ لینے والے ہاتھ سے افضل ہے۔ ایک اور حدیث میں ارشاد ہوتا ہے کہ صدقہ دینے سے مال کم نہیں ہوتا۔ کرو مہربانی تم اہل زمیں پر۔ خدا مہرباں ہوگا عرش بریں پر